



سوال

(620) لڑکی کا بغیر ولی کے نکاح کرنا اور گواہوں میں مسلمان اور یسائی ہونا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمیں آپ کا ممکن توب ملابے کہ آسٹریلیا کی ایک لڑکی نے بغیر ولی کے اپنا نکاح کیا ہے، اس کے حق مہر کا تعین بھی نہیں ہوا ہے، اور اس نکاح کے گواہوں میں ایک مسلمان مرد اور ایک یسائی عورت ہے، جو اس کی ماں ہے، علاوہ اس کی مجلس نکاح میں چند دوسرا یسائی عورتیں اور اس لڑکی کی ساتھی موجود تھیں، اور ایک اس نکاح کی رحمڑ یسائی عورت تھی۔ چار سال بعد یہ عورت مسلمان ہو گئی ہے اور اس کے اس شوہر سے دوپکے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ آیا یہ نکاح صحیح ہے؟ اگر یہ صحیح نہیں تو اس کو کس طرح صحیح کیا جاسکتا ہے؟ اور یہ نماز کیسے پڑھے جبکہ اسے سوائے انگریزی زبان کے اور پچھے نہیں آتا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحیح السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلوة والسلام على رسول الله، أما بعد!

بس انداز سے یہ نکاح ہوا ہے یہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ اس میں لڑکی کا کوئی ولی نہیں تھا اور دو گواہ بھی نہیں ہیں۔ نبی علیہ السلام کا فرمان ہے: ”ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر کوئی نکاح نہیں ہے۔“ (صحیح ابن حبان: 9/386، حدیث: 4075۔ سنن الدارقطنی: 3/221، حدیث: 11۔ السنن الکبری للبیهقی: 7/124، حدیث: 13494۔) اور اس طرح عقد میں حق مہر کا بھی ذکر نہیں ہوا ہے، یہ بھی درست نہیں ہے۔ اور اس نکاح کی تصحیح اس طرح ہے کہ اس عورت کا ولی نکاح رجسٹر کے پاس حاضر ہو اور اس شوہر کے ساتھ اس کی رضامندی اور اجازت سے نکاح کیا جائے اور دو عادل گواہ بھی حاضر ہوں۔ اگر اس کا ولی موجود نہ ہو تو حاکم شرعی اس کا ولی ہے، یہ عورت اسے اجازت دے اور پھر اس کا نکاح کیا جائے۔ اور جو پہلے ہو چکا، اس کا ان پر پچھے نہیں ہے، اور ان کی یہ اولاد بھی شرعی ہے، ان کا لپنے باپ سے نسب بالکل صحیح ہے، کیونکہ یہ دونوں سابقہ عقد کو صحیح ہی سمجھتے تھے، اور ان دونوں کا یہ ملاب (فقی اصطلاح میں) شبہ کا ملاب ہے اور مستلزم نماز میں اس عورت کو جلد از جلد فاتحہ اور دیگر لازمی اذکار یاد کرائے جائیں۔

هذا عندی والله أعلم بالصواب

اِحکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلو پیڈیٹیا



جَمِيعَ الْكِتَابِ لِلْأَمَّةِ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL
امَّةُ الْكِتَابِ

محدث فتوی